الفضل لاہور
روزنامہ
الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا
ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹
یوم جمعہ
۱۳ رجب المرجب ۱۳۷۰ھ
شرح چندہ: سالانہ ۲۴ روپے۔ ششماہی ۱۳ روپے۔ سہ ماہی ۷ روپے۔ ماہوار ۲/۸
فی پرچہ ۱ر
جلد ۳۵/۵ — ۲۰ شہادت ۱۳۳۰ھش — ۲۰ اپریل ۱۹۵۱ء — نمبر ۹۴

حضور اقدس کی صحت

ربوہ - ۲۰ اپریل آج درد میں افاقہ ہے اور آہستہ آہستہ کمی ہو رہی ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

ٹوکیو ۱۹ اپریل - آج یہاں امریکی فوجوں کے کمانڈر جنرل رجوے نے کہا کہ جاپان کے ارد گرد کمیونسٹوں کے ہاتھوں ایسی صورت حال درپیش ہے کہ امریکہ کو کسی وقت بھی جنگ کا خطرہ پیش آ سکتا ہے۔ آپ نے کہا جنرل میکارتھر کی برطرفی سے امریکہ کی کمیونسٹوں کے متعلق پالیسی میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں آئی۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

ہزاروں درود اور سلام اور رحمتیں اور برکتیں اس پاک نبی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوں۔ جس کے ذریعہ سے ہم نے وہ زندہ خدا پایا جو آپ کلام کر کے اپنی ہستی کا آپ ہمیں نشان دیتا ہے اور آپ فوق العادت نشان دکھلا کر اپنی قدیم اور کامل طاقتوں اور قوتوں کا ہم کو چمکنے والا چہرہ دکھاتا ہے۔

پاکستانی افسروں کو سرکاری نظم و نسق کی تربیت دینے کے متعلق پاکستان نے آسٹریلیا کی پیشکش منظور کر لی

کراچی ۱۹ اپریل - آسٹریلوی حکومت نے پچیس پاکستانی افسروں کو سرکاری نظم و نسق کی تربیت دینے کے سلسلے میں جو پیشکش کی تھی۔ حکومت پاکستان نے اسے منظور کر لیا ہے۔ اس کی رو سے پاکستانی سول سروس کے ۱۹۵۰ کے ۲۲ امیدوار جو آجکل تکمیل تربیت کے لئے ڈھاکہ آئے ہوئے ہیں۔ آسٹریلیا جائیں گے۔ جون کے آخر میں آسٹریلیا ۷ ہفتوں کی تربیت کا اہتمام کر رہا ہے۔ یہ پہلی تربیت کینبرا میں ہوگی۔ اس کے بعد ۷ ہفتے تک یہ امیدوار دوسرے بڑے شہروں مثلاً سڈنی اور ملبورن میں کام دیکھنے جائیں گے۔

کراچی ۱۹ اپریل آج کراچی سے ۱۲ میل دور کورنگی کے مقام پر وزیر دفاع پاکستان مسٹر لیاقت علی خاں نے پاکستانی ہوائی بیڑے کے تربیتی سکول کا باضابطہ افتتاح کیا۔ اس ادارہ میں اسوقت ۴۰۰ کے قریب نوجوان تربیت حاصل کر رہے ہیں

خاتون پاکستان کی آمد

لاہور ۱۹ اپریل - خاتون پاکستان محترمہ فاطمہ جناح کل شام پاکستان میل کے ذریعے یہاں تشریف لا رہی ہیں۔ آپ ہفتے کو گول باغ میں یوم اقبال کی تقریب کے سلسلے میں ایک اجلاس کی صدارت فرمائیں گی۔ بزم اقبال نے آپ کے شایان شان استقبال کا اہتمام کیا ہے۔

پنجاب میں کپاس کی فصل کا تخمینہ

لاہور ۱۹ اپریل - ایک سرکاری اطلاع کے مطابق امسال پنجاب میں کپاس کی آٹھ لاکھ گانٹھیں پیدا ہونے کی توقع ہے۔ گویا سنہ ۵۱-۱۹۵۰ء کے مقابلے میں ۵۱ فیصدی زیادہ پیداوار ہوگی۔ جب ۵۲۸۱۰۰ گانٹھیں پیداوار تھیں مگر سنہ ۵۰-۱۹۴۹ء میں پیداوار ۷۱۸۰۰۰ گانٹھوں تک جا پہونچی اس سال کی فصل میں سے اب تک ۷۰۷۹۶ گانٹھیں پریس کی گئیں ہیں اور ابھی توقع ہے کہ تیس ہزار گانٹھیں سال کے اختتام سے پہلے تیار ہو جائیں گی۔ اس اعلان میں بتایا گیا ہے کہ حکومت نے کپاس کے بیجوں کی تقسیم کے لئے ۲۹۵ کے قریب ایجنسیاں قائم کرنے کا بندوبست کر دیا ہے

شمالی کوریا اور چین کیخلاف اعلان جنگ کا مطالبہ

واشنگٹن - ۱۹ اپریل - کل ری پبلکن پارٹی کے ایک رکن مسٹر بیری گیبن نے کل رات امریکی سینٹ میں ایک ریزولیوشن پیش کیا جس میں سینٹ سے مطالبہ کیا گیا تھا - شمالی کوریا اور کمیونسٹ چین کی حکومتوں کے خلاف جنگ کا اعلان کر دیا جائے۔

کراچی ۱۹ اپریل - پاکستان مسلم لیگ کے صدر مسٹر لیاقت علی خاں ۲۴ اپریل کو ایک ہفتے کے دورے پر صوبہ سرحد روانہ ہو جائیں گے اور ۲۹ اپریل کو صوبہ سرحد کی مسلم لیگ کونسل کے اجلاس کی صدارت کرینگے

زرعی تحقیقاتی کمیٹی کا پروگرام

کراچی ۱۹ اپریل کل پاکستان زرعی تحقیقاتی کمیٹی کے ارکان پاکستان کے دونوں حصوں کے طویل دورے پر روانہ ہو جائیں گے۔ مغربی پاکستان میں یہ کمیٹی لاہور، لائلپور، سرگودھا، کفل، منٹگمری، خانیوال اور سکھر وغیرہ کے زرعی فارموں کا معائنہ کرے گی۔ اور مشرقی پاکستان میں ڈھاکہ، چاٹ گام، باریسال، راج شاہی اور سلہٹ جائے گی۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ زرعی کمیٹی نے تحقیقات کے سلسلے میں ایک جامع و مانع سوالنامہ تیار کر لیا ہے۔

کراچی - ۱۹ اپریل - آج پاکستانی صنعتی وفد گھریلو صنعتوں کے لئے مشینری وغیرہ خرید کرنے کے سلسلے میں جاپان روانہ ہو گیا۔ وفد کے قائد مسٹر نصیر احمد کل روانہ ہوں گے۔

بغداد الجدید - ۱۹ اپریل - ہارون آباد میں بہت جلد کپاس سے متعلقہ ایک تحقیقاتی ادارہ قائم کیا جا رہا ہے۔

سعی لاحاصل

پیرس ۱۸ اپریل - چار بڑی طاقتوں کے وزرائے خارجہ کے نائبین وزرائے خارجہ کے اجلاس کیلئے ایجنڈا ترتیب دینے کے سلسلہ میں ایک بار پھر ناکام اٹھ کھڑے ہوئے - یہ ان کی تینتیسویں ملاقات تھی

واشنگٹن - ۱۸ اپریل صدر جمہوریہ امریکہ مسٹر ٹرومین نے ۸ لاکھ ۱۸ ہزار ڈالر وائٹ ہاؤس پر بموں سے بچانے والے "بم شیلٹر" کی تعمیر کے لئے وقف کر دیا ہے۔

رمضان شریف سے پہلے اور بعد میں جانیوالے زائرین حج کیلئے ہدایات

کراچی ۱۹ اپریل - حج بکنگ آفس کراچی نے رمضان شریف سے پہلے اور بعد میں حج کیلئے حجاز جانیوالے زائرین کے لئے اعلان کیا ہے کہ صوبائی کوٹے کے مطابق جو لوگ پہلے آئیں گے۔ ان کو ترجیح دی جائے گی اور جو زائرین پہلی دفعہ یہ سعادت حاصل کرنے جا رہے ہوں گے۔ ان کو دوسروں پر ترجیح جائے گی۔ لیکن یہ شرط رمضان شریف سے پہلے جانیوالوں پر نہیں ہو گی مگر اس کے سلسلے میں اعلان کیا گیا ہے کہ عرشہ کا کرایہ رمضان شریف سے پہلے جانیوالوں کے لئے ۲۴۵۰ روپے اور بعد میں جانے والوں کے لئے ۱۹۰۰ ہوگا دوسرے درجہ کا کرایہ رمضان شریف سے پہلے ۳۲۰۰ اور بعد میں جانیوالوں کے لئے ۲۶۰۰ روپے ہوگا۔ اسی طرح درجہ اول کا کرایہ رمضان شریف سے پہلے جانیوالوں کے لئے ۴۴۵۰ اور بعد میں جانے والوں کے لئے ۳۲۵۰ ہوگا - یاد رہے ہوائی جہاز کے ذریعے سفر کرنیوالوں کے لئے کوئی تعداد معین نہیں ہے

لاہور ۱۹ اپریل پنجاب مسلم لیگ کے صدر نے قومی کارکنوں کی جو کنونشن بلائی تھی وہ انجمن حمایت اسلام کے اجلاس اور یوم اقبال کے باعث ملتوی کر دی گئی ہے۔

کراچی ۱۹ اپریل - پنجاب کے وزیر اعلےٰ میاں محمد ممتاز دولتانہ کراچی میں چار روزہ قیام کے بعد آج واپس دار الحکومت پنجاب ہو گئے۔

امریکہ کی نظر میں فلپائن کی اہمیت

ٹوکیو ۱۹ اپریل - مشرق بعید میں امریکی صدر مسٹر ٹرومین کے خاص ایلچی نے ایک بیان میں کہا فلپائن پر حملے کو امریکہ اپنی سلامتی کے خلاف جارحانہ اقدام تصور کرے گا۔ اور جب تک جاپان میں امریکی فوجیں مقیم ہیں۔ جاپان کے خلاف کسی قسم کا جارحانہ اقدام امریکہ کے خلاف کاروائی متصور ہو گی اور اس کا جواب دینے میں آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ امریکہ کی مدد کریں گے۔

پنجاب کے سیلاب زدگان کی امداد

کراچی ۱۹ اپریل - آج آل پاکستان وومن ایسوسی ایشن نے پنجاب ریلیف فنڈ میں ۲۵ ہزار روپے کا چیک پیش کیا۔ خان لیاقت نے رفاہ عام کے کاموں کے سلسلے میں ایسوسی ایشن کی خدمات کو سراہا۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ــــــ لاہور

۲۰ اپریل ۱۹۵۱ء

جھوٹوں کی مالا

(۳)

تمہید رسالہ تک تو مولوی احمد علی عفی عنہ کا ذاتی کام تھا اور ہم نے گزشتہ دو اشاعتوں میں ثابت کیا ہے کہ مولوی صاحب نے اس میں صریح غلط بیانیاں فرمائی ہیں۔ تمہید کے بعد مسلمانوں کی "مرزائیت" سے نفرت کے جو اسباب گنوائے ہیں۔ ان میں سے پہلے سبب پر ہم گزشتہ اشاعت میں کچھ عرض کر چکے ہیں۔ آپ نے اپنے اس رسالہ میں کل سولہ اسباب گنوائے ہیں۔ اور یہ اسباب دراصل ان فرسودہ اعتراضات پر مبنی ہیں۔ جن کا جواب بارہا جماعت احمدیہ کی طرف سے دیا جا چکا ہے۔ مولوی صاحب نے یہ اعتراضات بلا ترتیب کسی دشمن احمدیت کی کتاب سے صرف نقل کر دیئے ہیں اور بس۔ جو حوالے پیش کئے ہیں وہ بھی وہیں سے بغیر اصل حوالوں کو دیکھے اندھا دھند نقل کر دیئے ہیں۔ اکثر اسباب محض اسباب کی تعداد بڑھانے کے لئے لکھے ہیں۔ اور کسی سبب پر بھی محققانہ نظر نہیں ڈالی بلکہ یونہی نقل کر کے ایک آدھ فقرہ اپنی طرف سے جڑ دیا ہے۔

ان اسباب میں سے پہلا۔ دسواں۔ گیارھواں اور بارھواں سبب دراصل ایک ہی سبب ہے۔ یعنی انگریزی حکومت سے وفاداری اور انگریزوں کے خلاف جہاد بالسیف کی ممانعت۔ ہم نے الفضل کی گزشتہ اشاعت میں اس سبب کا جائزہ لیا ہے۔ اور بتایا ہے کہ انگریزی حکومت سے وفاداری اور اس کے خلاف جہاد کی ممانعت "مرزائیت" سے مسلمانوں کے لئے باعث نفرت نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ مسلمانوں کے تمام سربرآوردہ علماء کا انگریزی عہد میں قولاً اور فعلاً وہی فتوے تھا جو مسیح موعود علیہ السلام کا فتوے تھا۔ بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ اگرچہ شروع شروع میں بعض علمائے اسلام نے انگریزی حکومت کی مخالفت کی تھی۔ لیکن بعد میں جب اس کا نقصان محسوس ہوا اور دیکھا کہ ہندو حکومت سے تعاون کر کے بے حد فائدہ اٹھا گئے ہیں۔ تو مسلمان مدبروں نے مخالفت والی پالیسی کو غلط سمجھا اور اس کے برخلاف سخت جدوجہد کی۔ چنانچہ سرسید احمد خان نے اس موقعہ پر گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔ انہوں نے کانگرس کے مقابل میں مسلم کانفرنس کی بنیاد رکھی جس نے اپنی دوسری زندگی میں مسلم لیگ کا نام پایا۔

سرسید احمد کی تحریک سے لے کر مسلمانان ہند کا ایک نیا دور شروع ہوا۔ اس سے پہلے اگرچہ حضرت سید احمد بریلوی علیہ الرحمۃ نے بھی اپنے قول اور فعل سے انگریزوں کے ساتھ تعاون کی بنیاد رکھ دی تھی۔ مگر سرسید احمد خان نے جو تحریک چلائی اس کا یہ اثر ہوا کہ مسلمانوں نے انگریزی حکومت سے تعاون شروع کر دیا۔ اور اس وقت سے لے کر انگریزی حکومت کے اختتام تک جمہور علمائے اسلام انگریزوں کی وفاداری کا ہی دم بھرتے رہے۔

اس دوران میں بے شک اکثر ہندوؤں اور بعض مسلمانوں نے بھی انگریزوں کے خلاف باغیانہ تحریکوں میں حصہ لیا۔ مگر حقیقت یہی ہے کہ بڑے بڑے جبہ و دستار پوش علمائے اسلام نہ صرف مسلمانوں کی بہبودی کی خاطر بلکہ بسا اوقات محض ذاتی انتفاع کے لئے انگریزی حکومت سے تعاون ہی کرتے چلے آتے ہیں۔ اور حکومت سے انعام و اکرام پاتے رہے ہیں اور جس کا کھاتے اسی کا گاتے رہے ہیں۔ سر اقبال تک نے انگریز بادشاہ کا قصیدہ لکھا ہے۔ ذرا مولوی صاحب انگریزوں کے عہد کی مسلمانوں کی تاریخ پر نظر دوڑائیں۔ تو آپ کو معلوم ہوگا کہ آج جو لوگ احمدیت پر انگریز پرستی کا الزام لگا رہے ہیں۔ وہ سب سے بڑھ کر انگریز پرست رہے ہیں۔

مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وہ وجوہات صاف صاف بیان فرما دی ہیں۔ جن کی بناء پر آپ نے ایسا کیا۔ ان وجوہات میں سے ایک عظیم وجہ یہ بھی ہے۔ کہ آپ نے فرمایا کہ ہمیں اس امن کے زمانہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اور اب جبکہ تبلیغ اسلام کے لئے وسیع راستے کھل گئے ہیں۔ ہمیں اپنی پوری طاقتیں اس میں لگا دینا چاہیئے مگر اس کے خلاف ہمارے علماء انگریز پرستی بھی کرتے رہے تو محض اپنے ذاتی انتفاع کی خاطر۔ مولوی محمد حسین بٹالوی جو مسیح موعود علیہ السلام کا سب سے بڑا مخالف تھا۔ ایک طرف تو آپ پر اس بناء پر کفر کا فتوے لگانے کے لئے تمام ہندوستان میں پھرا کہ آپ کسی خونی مہدی کی آمد کے قائل نہیں۔ تو دوسری طرف اس نے انگریزوں سے صرف چار مربعے لینے کی خاطر ایک رسالہ انگریزی میں لکھ کر حکومت کو بھیجا۔ جس میں مسیح موعود علیہ السلام پر تو یہ الزام لگایا گیا۔ کہ آپ جمعیت جمع کر کے انگریزوں سے حکومت چھیننے کی تیاری کر رہے ہیں۔ اور اس میں اپنا عقیدہ یہ ظاہر کیا کہ میں کسی خونی مہدی کی آمد کا قائل نہیں۔

یہ تو ایک مثال ہے ورنہ کون تھا جس نے انگریزوں کی فوج میں بھرتی ہو کر ان کی فتح کے شادیانے نہیں بجائے۔ خود غرض مفاد پرستوں کو چھوڑیئے۔ خود وہ لوگ جو "آزادی" کے بلند بانگ دعوے کرتے رہے ہیں۔ وقت پڑنے پر انگریز کی وفاداری کے ریزولیوشن پاس کرتے رہے ہیں۔ مسلم لیگ تو مسلم لیگ کانگرس کی تاریخ اٹھا کر پڑھیئے۔ اور اس کے مختلف زعماء کی تقریریں سنیئے۔

مولوی صاحب گزشتہ ایک آدھ صدی کی ہندوستانی تاریخ پر غور فرمایئے اور بتایئے کہ مسلمان جو چکی کے دو پاٹوں میں آ گئے تھے یعنی ایک پاٹ ہندوؤں کی اکثریت کا اور دوسرا پاٹ انگریزی حکومت کا ایسے حالات میں ان کے لئے کونسا طریق کار صحیح تھا۔ بے شک انگریز جابر تھے۔ غاصب تھے۔ مگر اس کے باوجود خود آپ کے بڑے بڑے علمائے اس حقیقت پر مہر ثبت کی ہے۔ کہ ایسی صورت میں اس امن انصاف کا جو انگریزوں نے یہاں قائم کئے رکھا۔ زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ افسوس ہے کہ آپ لوگوں نے بھی عملاً وہی کیا۔ جو مسیح موعود علیہ السلام نے صحیح طریق بتایا۔ مگر اسلام کے لئے اس کا فائدہ صرف مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اٹھایا۔

آپ لوگوں نے مربعے لئے خطابات پائے۔ مگر بتاؤ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان دنیاوی چیزوں میں سے کونسی چیز حاصل کی۔ اگر مسیح موعود علیہ السلام کے پیش نظر دنیا ہوتی۔ تو انہوں نے بھی کئی مربعے لئے ہوتے یا خطابات پائے ہوتے۔ اس کے خلاف آپ نے انگریزوں کے دین کے پرخچے اڑا دیئے۔ ان کے خدا کو مردہ ثابت کیا۔ پادریوں کا ناطقہ بند کر دیا۔ اور آپ کے یہی معصوم علماء پادریوں سے مل کر آپ کی مخالفت کرتے رہے۔ آپ کے خلاف مقدمات بنوائے۔ آپ کے خلاف شہادتیں دیں۔ یہاں تک کہ انہی انگریزوں سے درخواست کی گئی کہ اسلام کا اپنا نظم و نسق ٹھوس بن قائم رکھنے کے لئے احمدیت کو انگریز مٹانے میں مدد دیں۔ اپنے خیالی اسلام کی حفاظت کے لئے انگریز سے مدد تو آپ طلب کریں۔ اور انگریز پرستی کا الزام دھریں۔ مسیح موعود علیہ السلام پر۔ افسوس۔

مولوی صاحب اگر آپ انگریزوں کے عہد کی مسلمان علماء کی تاریخ پر غور کریں۔ تو آپ شرم سے پانی پانی ہو جائیں۔ یہی مسلمان علماء جن کے متعلق آپ فرماتے ہیں۔ کہ ان کو "مرزائیت" سے اس لئے نفرت ہے کہ انگریز اسلام کا دشمن اور مسیح موعود علیہ السلام انگریز کی وفاداری کی تلقین کرتے ہیں۔ یہی مسلمان علماء جن میں سے تعلیم یافتہ پیش پیش ہے۔ محض ذاتی انتفاع کے لئے انگریز کی پوری پوری پرستش کرتے رہے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ "احمدیت" سے کوئی مسلمان بھی نفرت نہیں کرتا۔ مسلمان جانتے ہیں کہ اس وقت صرف احمدی ہی اسلام کی صحیح خدمت کر رہے ہیں۔ ہاں علماء کا ایک خود پسند طبقہ جن میں سے آپ بھی ہیں۔ جو چونکہ اسلام کی کوئی خدمت نہیں کر رہا۔ اور محض اپنے حلوے مانڈے کی خیر مناتا ہے۔ احمدیت کا ضرور دشمن ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ وہ احمدیوں کے مقابلہ میں عوام کو اپنا کوئی کام نہیں دکھا سکتا۔ اس لئے اس کا اثر و رسوخ روز بروز ختم ہو رہا ہے۔ وہ اپنی وجاہت قائم رکھنے کے لئے اور تو کچھ کر نہیں سکتا۔ کیونکہ ناکارہ ہو چکا ہے اس لئے وہ احمدیت پر افترائیں گھڑتا ہے اور بہتان تراشتا ہے۔ اور اسے پھیلاتا ہے۔ اور کام کرنے والوں کے خلاف اشتعال انگیزی کر کے اپنے ناکارہ پن کی پردہ پوشی کرنا چاہتا ہے۔

مولوی صاحب اگر آپ کے دل میں ذرا بھی اسلام کی محبت ہوتی۔ اگر ذرا بھی خوف خدا ہوتا تو آپ بجائے اس کے کہ مسلمانوں میں احمدیت کے خلاف نفرت پیدا کرنے کے لئے ایسا رسالہ لکھتے۔ آپ مسلمانوں کو مفکر احرار چوہدری افضل حق کی طرح جماعت احمدیہ کی تقلید کرنے کی تلقین کرتے۔ اور جس طرح جماعت احمدیہ اسلام کے لئے جان و مال کی قربانیاں دے رہی ہے۔ اسی طرح ان کو قربانیاں پیش کرنے کی تلقین کرتے۔ مگر افسوس آپ کے دل میں ذرا بھی اسلام کی محبت نہیں ہے۔ ذرا بھی خدا کا خوف نہیں ہے۔ کیونکہ آپ نے عالم و فاضل ہوتے ہوئے عوام کو گمراہ کرنے کے لئے ایسے جھوٹ تصنیف فرمائے ہیں۔ کہ کسی بڑے سے بڑے دشمن اسلام دشمن خدا و رسول نے بھی نہیں کئے ہوں گے۔

آپ نے "مرزائیت" سے مسلمانوں کی نفرت کے اسباب نہیں بتائے۔ بلکہ مسلمانوں کے دلوں میں احمدیت کے خلاف منافرت پیدا کرنے کا اقدام کیا ہے۔ افسوس صد افسوس

مولوی صاحب سے ایک سیدھا سا سوال

مولوی صاحب آپ نے اپنے گزشتہ خطبہ جمعہ میں جو آزاد میں شائع ہوا ہے فرمایا ہے کہ رسول کریمؐ نے فرمایا کہ مسلمانوں کے ۷۳ فرقے ہو جائیں گے۔ جن میں سے ۷۲ دوزخی ہوں گے۔ اور صرف ایک جنتی ہوگا۔ اب کیا آپ اپنے ایمان سے کہہ سکتے ہیں کہ یہ تہتروں فرقہ احراری ہیں؟ یہ ایک سیدھا سا سوال ہے۔ کیا آپ اس کا جواب آئندہ کے خطبہ جمعہ میں فرمائیں گے؟

حضرت مسیح علیہ السلام کا نزول کہاں ہوگا؟

از کلمۂ منارۂ شرقی عجب مدار
چوں خود ز مشرق است تجلیٔ نیرم

از مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل پرنسپل جامعہ احمدیہ

انبیاء کے مخالف ان کی بعثت پر ہمیشہ معترض رہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مخالفین نے کہا لولا انزل ھذا القراٰن علی رجل من القریتین عظیم (زخرف ع ۲) کیوں یہ قرآن کسی بڑے آدمی پر نازل نہ ہوا۔ گویا انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شخصیت کو اس بڑی نعمت کا مستحق قرار نہ دیا۔ حضرت مسیح ناصری کے معاندین آپ کا قول آج تک اناجیل میں درج ہے۔ کہ کیا ناصرہ سے کوئی اچھی چیز نکل سکتی ہے؟ (یوحنا پ۱) گویا اس کی نظر میں وہ مقام اس قابل نہ تھا کہ وہاں سے خدا کا برگزیدہ پیدا ہو۔ سب مرسلین کے متعلق دنیا کے فرزندوں کا یہی وطیرہ رہا۔ چنانچہ آجکل بھی بعض نادان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا انکار کرتے ہوئے یہ کہہ دیا کرتے ہیں " اگر نبی نے آنا ہی تھا تو کیا پنجاب میں اور قادیان میں ہی آنا تھا؟ گویا ان کے نزدیک بھی پنجاب اور قادیان سے کوئی اچھی چیز نہیں نکل سکتی۔ حالانکہ صاف بات ہے۔ کہ شخصیت اور مقام کا انتخاب اللہ تعالےٰ نے اپنے قبضہ میں رکھا ہوا ہے۔ فرمایا اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ

دمشقی منارہ کا اعتراض

بعض لوگ اس انکار کی وجہ وہ حدیث قرار دیتے ہیں۔ جس میں ذکر ہے کہ مسیح موعود کا نزول عند المنارۃ البیضا شرقی دمشق ہوگا۔ وہ کہتے ہیں آنے والے موعود کو سفید منارہ پر نازل ہونا چاہیئے تھا۔ اس لئے قادیان سے ظاہر ہونے والا مسیح صادق نہیں۔ میرے نزدیک اس حدیث کے جواب میں ہمیں لفظ نزول کی بحث میں پڑنے کی چنداں ضرورت نہیں۔ کیونکہ اول تو آیات قرآنیہ انزلنا الحدید۔ انزل لکم من الانعام ثمٰنیۃ ازواج۔ وان من شیٔ الا عندنا خزائنہ وما ننزلہ الا بقدر معلوم سے ہی ظاہر ہے کہ نزول کے معنی آسمان سے جسم سمیت اترنا نہیں۔ بلکہ خدا تعالےٰ کے حکم اور قدرت سے پیدا ہونا مراد ہوتا ہے۔ خود حضرت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق قرآن مجید میں آتا ہے۔ قد انزل اللہ الیکم ذکراً رسولا (طلاق ع ۲) حالانکہ آپ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے دوم جس طرح حدیث متنازع فیہ میں لفظ نزول ہے ویسے ہی دوسری احادیث میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کے لئے لفظ "خروج" بھی آیا ہے (ابن ماجہ باب الآیات) جس سے ظاہر ہے کہ یہ نزول یعنی خروج ہی ہے۔ سوم۔ المنارۃ البیضا والی حدیث بھی بتا رہی ہے کہ اس جگہ نزول سے مراد آسمان سے اترنا نہیں ہے۔ چنانچہ وہاں یہ لفظ ہیں بینما کذٰلک اذ بعث اللہ عیسیٰ بن مریم فینزل عند المنارۃ البیضاء الخ یعنی یاجوج ماجوج اپنی ترقی پر ہوں گے کہ اللہ تعالےٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث کردے گا۔ اور وہ سفید منارہ کے پاس نزول فرمائیں گے۔ گویا مبعوث کرنے کا پہلے ذکر ہے اور نزول کا بعد میں۔ الغرض اس مضمون میں زیر بحث امر صرف یہ ہے کہ المنارۃ البیضاء شرقی دمشق کا مطلب کیا ہے؟

جائے نزول میں اختلاف رائے

المنارۃ البیضا والی روائت کا اوپر ذکر ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ مندرجہ ذیل مقامات کو بھی مسیح موعود کی جائے نزول بتایا گیا ہے۔

اول بیت المقدس۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے الفاظ ذیل مروی ہیں

جلھم ببیت المقدس وامامھم رجل صالح فبینما امامھم قد تقدم یصلی بھم الصبح اذ نزل علیھم عیسی ابن مریم الصبح[1] یعنی اکثر عرب بیت المقدس میں ہوں گے۔ اور ان کا امام ایک نیک شخص ہوگا۔ ان کا امام صبح کی نماز کے لئے آگے بڑھے گا۔ کہ اچانک ان پر علی الصبح مسیح موعود نازل ہو جائیں گے۔ (ابن ماجہ باب خروج عیسےٰ جلد ۲ صـ۲۶)

دوم جبل افیق کنز العمال میں درج ہے ینزل اخی عیسیٰ بن مریم علی جبل افیق (کنز العمال جلد ۷) اور مسیح موعود افیق پہاڑ پر نازل ہوں گے۔

سوم معسکر المسلمین۔ یعنی مسلمانوں کے لشکر کو مسیح کا جائے نزول لکھا گیا ہے۔ چنانچہ مسلم کی ایک روائت میں لکھا ہے۔

فبینماھم یعدون للقتال یسوون الصفوف اذا اقیمت الصلاۃ فینزل عیسی ابن مریم فامّھم

---

[1] صبح کے وقت کی تعیین بھی بتاتی ہے کہ اسکے آنے کے ساتھ پھر اسلام کا دن طلوع کرے گا۔

مسلمان جنگ کے لئے تیار ہو رہے ہوں گے صفیں باندھیں برابر کھڑے ہوں گے۔ کہ نماز کے لئے بحالت جنگ ہی تکبیر ہو جائے گی۔ تب وہاں عیسےٰ ابن مریم نازل ہوں گے۔ اور ان لوگوں کے امام ہوں گے۔ (مشکوٰۃ کتاب الفتن صـ۴۶۶)

چہارم۔ اردن۔ حافظ ابن کثیر مقامات نزول مسیح کے ذکر میں فرماتے ہیں۔ وفی روایۃ بالاردن۔ ایک روائت میں جائے نزول اردن بتایا گیا ہے۔ (حاشیہ ابن ماجہ جلد ۲ صـ۲۶۵)

ناظرین کرام! آپ نے ملاحظہ کیا کہ مسیح کے مقام نزول میں شدید اختلاف ہے۔ خود صحیح مسلم میں ایک طرف مسیح کا نزول المنارۃ البیضاء پر بتایا گیا ہے۔ اور دوسری طرف ان کا نزول اسلامی لشکر گاہ میں مقرر کیا گیا ہے۔ ابن ماجہ میں بیت المقدس کی مسجد یعنی مسجد اقصےٰ ان کا نزول گاہ مذکور ہے اور کنز العمال والے انہیں جبل افیق پر اتارتے ہیں۔ حافظ ابن کثیر ان کے اترنے کی جگہ اردن بھی بتا رہے ہیں۔ اس کھلے کھلے اختلاف کے باوجود مسیح موعود کو دمشق میں ہی اترتے دیکھنے کی امید خام اور انتظار بے سود ہے۔

متعدد مقامات اور محدثین

علامہ سندی لکھتے ہیں۔

وقال الحافظ بن کثیر وقد ورد فی بعض الاحادیث ان عیسیٰ علیہ السلام ینزل ببیت المقدس وفی روایۃ بالاردن وفی روایۃ بمعسکر المسلمین واللہ اعلم (ابن ماجہ مطبوعہ مصر جلد ۲ صـ۲۶۵)

کہ حافظ ابن کثیر نے کہا ہے کہ بعض احادیث میں آیا ہے مسیح موعود بیت المقدس میں نازل ہوگا۔ ایک روائت میں ہے اردن میں نازل ہوگا۔ ایک روائت میں ہے مسلمانوں کے لشکر میں اترے گا۔ اللہ ہی خوب جانتا ہے۔

ناظرین کرام! حافظ ابن کثیر کا متعدد روایات کو ذکر کرکے اللہ اعلم کہنا صاف بتا رہا ہے کہ ان کے نزدیک مسیح کی جائے نزول ایک معمہ ہے۔ اور اس اختلاف کا حل ان کے نزدیک مشکل ہے۔

امام جلال الدین السیوطی کا قول ہے حدیث نزول عیسےٰ ببیت المقدس عند المصنف وھو ارجح ولا ینافیہ سائر الروایات لان بیت المقدس وھو شرقی دمشق (ابن ماجہ حاشیہ جلد ۲ صـ۲۶۵) کہ صاحب ابن ماجہ کے نزدیک بیت المقدس میں نزول عیسےٰ کی روائت موجود ہے۔ اور یہی سب سے راجح ہے۔ باقی روایات اس کے منافی نہیں۔ کیونکہ بیت المقدس دمشق کے مشرق میں ہے۔ محدث ملا علی قاری بھی سیوطی کا قول نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"قلت حدیث نزولہ ببیت المقدس عند ابن ماجہ وھو عندی ارجح ولا ینافی سائر الروایات لان بیت المقدس شرقی دمشق" (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۵ صـ۱۹۵)

میں سمجھتا ہوں مسیح کے بیت المقدس میں نازل ہونے کی حدیث ابن ماجہ میں مروی ہے اور وہی میرے نزدیک سب سے راجح ہے اور باقی روایات سے مخالف بھی نہیں۔ کیونکہ بیت المقدس دمشق سے مشرق میں ہے۔

ان حوالجات سے ظاہر ہے کہ محدثین نے خود اس اختلافات روایات کو محسوس کیا ہے اور انہیں اس کی تطبیق کا خیال پیدا ہوا ہے۔ چنانچہ امام سیوطی نے شرقی دمشق سے دمشق کا مشرق قرار دے کر بیت المقدس کی روایت کو ترجیح دی ہے اور علامہ سندی اور محدث علی قاری نے اسی تطبیق کو نقل کرکے بتایا کہ ان کے نزدیک بھی اگر کوئی توجیہ ہو سکتی ہے تو وہ یہی کہ مشرقی دمشق سے مراد دمشق کا مشرق ہے۔

اختلاف کے حل کرنے کا طریق

حدیث کا یہ اختلاف ایک محقق کی نظر میں ضرور قابل توجہ ہے۔ اس تعارض کو دور کرنے کے لئے یا تو اذا تعارضا تساقطا کے اصول کے مطابق سب احادیث کو پایۂ اعتبار سے ساقط مان لیا جائے یا پھر کسی ایک کو ترجیح دی جائے اور اس لحاظ سے امام سیوطی۔ ملا علی قاری۔ علامہ سندی نے بیت المقدس والی روایت کو ارجح قرار دیا ہے یا پھر کوئی ایسی تاویل کی جائے جس سے ان میں تطبیق ہو سکے۔ ان تین طریقوں میں سے کوئی ایک طریق اختیار کر لیا جائے۔ بہرحال دمشق کی تعیین قائم نہیں رہ سکتی اور لفظاً دمشق پر ہی اصرار کرنا سراسر غلطی ہے۔

دمشق کا مینار

جس وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے "عند المنارۃ البیضاء" کے الفاظ فرمائے دمشق میں کوئی مینار نہ تھا بلکہ بعد میں لوگوں نے ایسا مینار قائم کیا ہے۔ اس پر بھی متعدد حوادث گذر چکے ہیں۔ ابن کثیر نے لکھا ہے۔ قد جددت منارۃ فی زماننا فی سنۃ احدی واربعین وسبع مائۃ من حجارۃ بیض (حاشیہ ابن ماجہ جلد صـ۲۶۵) کہ ۷۴۱ھ میں ہمارے زمانہ میں وہاں پہ ایک مینار سفید پتھروں کا موجود ہے۔

جن لوگوں نے بیت المقدس کو مسیح کے نزول کی

---

* بعض حضرات کہا کرتے ہیں کہ دمشق سے قادیان کس لغت کی رو سے مراد لیتے ہو؟ انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ شرقی دمشق کا لفظ ہے۔ اس کے جس لغت میں بیت المقدس معنے لکھے ہیں وہاں ہی قادیان لکھے ہیں۔ شرقی دمشق کا مطلب یہ ہے کہ جانب شرق اور قادیان شرق میں ہی واقع ہے۔ منہ

جگہ قرار دیا ہے وہ کہتے ہیں کہ اگرچہ ابھی تک بیت المقدس میں کوئی ایسا مینار نہیں لیکن بعد میں پیدا ہو سکتا ہے - چنانچہ محدث ملا علی قاری نے درج کیا ہے کہ:-

"وان لم یکن فی بیت المقدس الآن منارة فلابد ان تحدث قبل نزوله واللہ تعالیٰ اعلم"

(مرقاۃ جلد ۵ صفحہ ۱۹۷)

اب یہ امر روشن ہوگیا کہ پیشگوئی کے وقت نہ دمشق میں "المنارة البیضاء" تھا اور نہ ہی بیت المقدس میں ہر حال اسے بعد میں بنایا گیا یا بنایا جائے گا - اور اس کو مسیح موعودؑ کے ساتھ ایک نسبت ہوگی - اس حقیقت سے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ کسی پیشگوئی کو پورا کرنے کے لئے کوشش کرنا جائز ہے - اور پہلے مسلمان بھی کرتے رہے ہیں - جن لوگوں کا یہ خیال ہوا کہ مسیح خاص دمشق میں ہی نازل ہوگا انہوں نے وہاں ایک مینار کھڑا کرنے کی بھی کوشش کی - لیکن یہ محض انسانی تجویز اور قیاس تھا - اس لئے ضروری نہ تھا کہ خدا تعالیٰ اس کی پابندی کرتا -

مسیح کے جائے نزول کے متعلق ہمارا اعتقاد

اوپر لکھ چکا ہوں کہ بزرگان سلف نے مسیح موعودؑ کی نزول گاہ کے متعلق متعدد روایات پا کر حیرت کا اظہار کیا ہے - حافظ ابن کثیر "المنارة البیضاء شرقی دمشق" والی روایت پر هذا هو الاشهر فی موضع نزوله فرماتے ہیں اور السیوطی ملا علی قاری وغیرہ مسجد بیت المقدس کے نزول گاہ بننے والی حدیث کو "ارجح الروایات" قرار دیتے ہیں - لیکن ان دونوں فریق میں سے کسی نے بھی اپنی بات پر ضد نہیں کی بلکہ اپنے قیاس اور فہم کی بنا پر ایک حد تک تعیین کی ہے - لیکن بالآخر "واللہ تعالیٰ اعلم" فرما کر حقیقت حوالہ بخدا کر دی ہے کیونکہ وہ خوب جانتے تھے کہ پیشگوئی کے ظہور سے قبل اس کی کنہ کو جاننا انسانی علم کا کام نہیں جس طرح اللہ تعالیٰ ظاہر فرمائے گا ہم تسلیم کریں گے - پہلی امتوں نے الٰہی وعدوں کے متعلق دینی تعیین پر ضد کر کے ٹھوکر کھائی اور اللہ تعالیٰ کے مرسلین کے منکر ہو گئے - کاش کہ ہمارے مخالف سلف کے اس محتاط طرز عمل سے سبق حاصل کرتے اور فرحوا بما عندهم من العلم کے مصداق بن کر مسیح وقت کا انکار نہ کر دیتے اور استعارات کو حقیقت پر محمول نہ کرتے - ہمارا مسلک اس باب میں بہت محفوظ ہے - ہم تنقیدی طور پر "جبل افیق" اور "اردن" والی روایت کو بلحاظ اسناد کمزور مانتے ہیں - لیکن غیر احمدی علماء کے لئے یہ اختلافات ناقابل تطبیق ہے - کیونکہ وہ مناظرات میں جبل افیق کا بھی ذکر کیا کرتے ہیں -

ہاں ہمارے نزدیک باقی تین روایات یعنی المنارة البیضاء شرقی دمشق - مسجد اقصیٰ بیت المقدس اور معسکر المسلمین[1] والی بلحاظ اسناد ضرور مستحق توجہ ہیں - لیکن حدیث کی صحت اور فہم کے لئے جس طرح روایت کا لحاظ ضروری ہے - ویسا ہی درایت کا خیال بھی نہایت اہم ہے - چنانچہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے بھی ابن جوزی کا قول بطور حجت نقل کیا ہے یعنی

"ابن جوزی نے کہا ہے کہ جس حدیث کو دیکھو کہ عقل اور اصول مسلمہ کے خلاف ہے تو جان لو کہ وہ مصنوعی ہے - اس کی نسبت اس بحث کی ضرورت نہیں کہ اس کے راوی معتبر ہیں یا غیر معتبر" (اہلحدیث ۲۲ نومبر ۱۹۲۹ء صفحہ ۳)

اب اس اصول کے زیر نظر ہمیں ان احادیث کی تصدیق میں تاویل کرنی ضروری ہے بلحاظ حقیقت ان میں تطابق مشکل ہے اس لئے حقیقت کے متعذر ہونے کی حالت میں مجاز مراد ہوگا -

مسیح موعودؑ کا جائے نزول مشرق ہے

بخاری کی ایک حدیث میں آتا ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے رویا میں دیکھا کہ:-

دجال بیت الحرام کا طواف کر رہا ہے اور اس کے پیچھے پیچھے مسیح موعودؑ بھی بیت اللہ کا طواف کر رہے ہیں - یہ حضور صلعم کا رویا ہے - اور شارحین حدیث نے اس کی توجیہہ کی ہے کہ بیت اللہ سے مراد اس جگہ اسلام ہے - دجال اسکے مٹانے کے درپے ہوگا - اور مسیح موعودؑ اس کی حفاظت کے لئے تگ و دو کرے گا - (دیکھو مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۵ صفحہ ۲۰۹) اور مجمع البحار زیر لفظ طوف) اس حدیث سے یہ امر روز روشن کی طرح واضح ہے کہ مسیح موعودؑ کا نزول دجال کے تعاقب میں اور اس کے ظہور گاہ پر ہوگا - اب جب اس امر پر غور کیا جاتا ہے کہ دجال کے ظہور کے لئے احادیث میں کونسا مقام ذکر ہے تو وہ نہ یمن ہے نہ ہی شام بلکہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:- بل من قبل المشرق ما هو وادما بیده الی المشرق (رواہ مسلم) دجال مشرق میں ظاہر ہوگا - اور حضورؐ نے دست مبارک سے مشرق کی طرف اشارہ بھی فرمایا -

پس معلوم ہوا کہ مسیح موعودؑ کے ظہور کی جگہ مدینہ منورہ سے مشرق ہے جس ملک میں دجال کا ظہور ہونا تھا - اس حدیث کے مطابق ہی انجیل میں حضرت مسیحؑ کا قول ہے کہ:-

"جیسے بجلی پورب سے کوند کر پچھم تک دکھائی دیتی ہے ویسے ہی ابن آدم کا ظہور ہوگا" (متی $\frac{۲۴}{۲۷ و ۲۸}$)

بائبل میں بھی ہے :- "کس نے صادق کو مشرق سے نکالا"

صحیح مسلم کی اس روایت پر غور کرنے کے بعد جب ہم مندرجہ بالا روایات پر غور کرتے ہیں تو ایک عجیب تطابق نظر آتا ہے - المنارة البیضاء بے شک نزول مسیح کی جگہ ہے لیکن وہ دمشق خاص کا المنارة البیضاء نہیں - کیونکہ دمشق مدینہ منورہ سے مشرق میں نہیں - یہی تو وجہ ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے الفاظ میں المنارة البیضاء کو فی دمشق نہیں بتایا گیا - بلکہ شرقی دمشق ذکر کیا گیا ہے - یعنے وہ دمشق سے جانب مشرق ہوگا - ان دونوں مقاموں کے ملانے سے صاف کھل جاتا ہے کہ مسیح موعود کا جائے نزول وہ جگہ ہے جو مدینہ سے بھی مشرق میں ہے اور دمشق . . . . . سے بھی جانب شرق - شرقی دمشق کے معنی امام سیوطی علامہ سندی وغیرہ نے بھی یہی کئے ہیں کہ وہ مقام دمشق سے مشرقی طرف ہوگا - چنانچہ اسی بنا پر انہوں نے بیت المقدس کی مسجد اقصےٰ مراد لی ہے ہمیں ان بزرگوں سے شرقی دمشق کے معنے میں کلی اتفاق ہے اور ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ مسجد اقصےٰ کا قرب وجوار ہی اس شرف کا حامل بننے والا تھا - لیکن ہمیں اس امر میں دلائل و واقعات کے باعث ان سے اختلاف ہے کہ اس مسجد اقصےٰ سے مراد وہ مسجد اقصےٰ ہے جو انبیاء بنی اسرائیل کا قبلہ رہ چکی ہے - کیونکہ اول تو بیت المقدس والی مسجد اقصےٰ دمشق سے جانب مشرق نہیں ہے اور نہ ہی بیت المقدس دمشق سے مشرق میں واقع ہے بلکہ بیت المقدس تو دمشق سے جنوب مغرب میں واقع ہے گویا بالکل جانب مخالف میں - اس لئے ہم ان بزرگوں کی تطبیق کو تسلیم کرتے ہوئے یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ یہ مسجد اقصےٰ وہی ہو سکتی ہے جو بوجہ مکانی و زمانی کے مطابق اقصےٰ بھی ہو اور پھر دمشق سے مشرق میں بھی ہو وہ مسجد اقصےٰ جو دمشق سے جانب غرب میں ہے وہ اس کا مصداق نہیں ہو سکتی -

دوم - آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں تشریف رکھتے ہوئے دجال کے ظہور کی جگہ اور التزاماً مسیح موعود کی بعثت کا مقام لفظاً بھی المشرق قرار دیا اور اشارہ بھی کر کے بتایا تاکہ کسی قسم کا ابہام نہ رہے - اب اگر قدیم بیت المقدس کی مسجد اقصےٰ مسیح کی نزول گاہ تسلیم کی جائے تو وہ بھی اس تعیین مشرق سے مخالف ہے - کیونکہ بیت المقدس مدینہ شریف سے جانب شمال ہے نہ کہ جانب مشرق -

سوم - وہ پرانی مسجد اقصےٰ ہی اگر مسیح موعودؑ کی نزول گاہ قرار دی جائے جو بنی اسرائیل کی قبلہ ہے تو اس سے مسیح موعود کی غرض بعثت مخدوش ہو جاتی ہے - یعنی لوگ سمجھیں گے کہ وہ مسیح (نعوذ باللہ) اسی قبلہ کو قائم کرنے آئے گا جو پہلے اس کا قبلہ تھا - ورنہ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ ایسے مقامات کو چھوڑ کر بیت المقدس میں نازل ہونا کس خاص مصلحت پر مبنی ہے ؟ اس طرح تو اس کا حامئ نصرانیت ہونا ظاہر ہوگا - (العیاذ باللہ)

ان ہر سہ وجوہات کے ماتحت ضروری ہوگا کہ بیت المقدس والی مسجد اقصےٰ کا خیال چھوڑ کر وہ مسجد اقصےٰ تلاش کی جائے جو مدینہ اور دمشق ہر دو سے جانب شرق بھی ہو - اور اس کے متعلق اسرائیلیت کا کوئی دخل متصور نہ ہو سکے -

ائمہ حدیث اور خدا تعالےٰ کا تصرف خاص

جب ہم شراحِ حدیث کی بیان کردہ شرح پر غور کرتے ہیں تو ہمیں اللہ تعالےٰ کی عجیب قدرت نظر آتی ہے - ایک طرف تو اکثروں کی یہ تشریح موجود ہے کہ مسجد اقصےٰ والی روائت ارجح ہے - اور بعض نے مسجد اقصےٰ کی بجائے شرقی دمشق کی روائت کو اشہر لکھا ہے - پھر ہر دو میں تطبیق دیتے ہوئے شرقی دمشق کا مطلب یہی نقل کیا جاتا رہا ہے کہ مسیح موعود دمشق سے مشرقی سمت نازل ہوگا خواہ اس کا کتنا فاصلہ ہو - اور پھر انہوں نے اس تطبیق کے ماتحت بیت المقدس کی مسجد اقصیٰ کو دمشق سے مشرق میں لکھ دیا - غالب خیال یہی ہے کہ ان بزرگوں نے خود بھی اس مسجد اقصےٰ اور بیت المقدس سے مراد مسجد اقصےٰ قبلہ انبیاء بنی اسرائیل نہ لی ہوگا تب ہی تو اس کو دمشق کے مشرق میں قرار دیا - لیکن اگر یہ ان سے سہواً لکھی گیا کہ بیت المقدس دمشق سے مشرق میں ہے تو یہ اور بھی تصرف الٰہی ہے - ان کی اس غلطی سے بھی واضح ہوگیا کہ شرقی دمشق کے معنے خاص دمشق کا مشرقی حصہ نہیں بلکہ اس سے دمشق کی جانبِ شرق مراد ہے - (باقی)

---

[1] مسیح خود ایک اسلامی لشکر کا قائد اعظم بننے والا تھا اور اس کا مرکز لشکر اسلام کا مقام - سو وہ بن چکا -

درخواستہائے دعاء

خاکسار کے چھوٹے بھائی آفتاب احمد شبلی کا ہرنیا کا اپریشن میو ہسپتال میں ہوا ہے - اپریشن خدا کے فضل سے کامیاب رہا ہے - احباب جماعت ان کی صحت و تندرستی اور درازی عمر کے لئے دعا فرمائیں -

محمد سلیم عارف نشیم حلقہ دہلی گیٹ لاہور

(۲) میں یونیورسٹی کے ایک امتحان میں شامل ہو رہا ہوں - احباب کرام سے درخواست دعا ہے

برکت اللہ سنت نگر لاہور

(۳) میری اہلیہ عرصہ ۲۰ دن سے بیمار ہیں - احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے

(کیلنڈ) محمد اسمٰعیل (دھا گکپوری)

(۵) بندہ کی والدہ مورخہ ۱۵ / ۴ / ۵۱ء بوقت پونے تین بجے وفات پا گئی ہیں - مرحومہ موصیہ تھیں - احباب دعائے مغفرت فرمائیں - فضل احمد ولد چودھری امام الدین

امیر جماعت احمدیہ جسوکی گجرات

(۶) میری لڑکی بوجہ میعادی بخار ایک ہفتہ سے بیمار ہے کہ احباب دعائے صحت فرمائیں

خواجہ عبدالحی شین محلہ جہلم

65

نبوّت اور تعلیمِ دنیاوی

(از مکرم قاضی محمد شریف صاحب کوردوال)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب اپنی ماموریت کو دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اور اپنی صداقت کو روزِ روشن کی طرح ثابت کر دیا۔ تو جہاں خدا تعالیٰ کا خوف رکھنے والے لوگوں نے بموجب حکم باری تعالیٰ فاما یاتینکم منی ھدی فمن تبع ھدای فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون (البقرہ ع ۴) اور کونوا مع الصادقین۔ آپ کے احکام کے آگے سرِ اطاعت جھکا دیا اور اپنے آپ کو حضور کے حلقۂ غلامی میں داخل کر دیا۔ اور وہاں اور تاریکی کے فرزندوں اور حق کے دشمنوں نے آپ کے انکار کے رستہ کو اپنایا۔ حالانکہ اُن کو صاحب وحی آسمانی کے ذریعہ بتایا جا چکا تھا کہ منکرین کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ والذین کفروا وکذبوا بایتنا اولئک اصحب النار ھم فیھا خلدون (بقرہ ع ۴)

مگر ضرور تھا کہ خدا کے نوشتے پورے ہوتے۔ اور مسیح موعود کی اسی طرح مخالفت کی جاتی۔ جس طرح خدا کے بزرگ و برتر کے پہلے فرستادوں کی کی گئی۔ مخالفین نے ہر انسانی کوشش کی۔ کہ آپ کا نام دنیا میں نہ پھیلے۔ مگر وہ اپنے ارادوں میں اسی طرح ناکام و نامراد رہے۔ جس طرح اُن سے پہلے لوگ۔ اور خدا کا نبی کامیاب ہوا۔ کیونکہ اُس کے ساتھ تائیدِ الٰہی تھی کیونکہ اللہ تعالیٰ کا یہی وعدہ ہے۔ انا لننصر رسلنا والذین امنوا فی الحیوۃ الدنیا ویوم یقوم الاشھاد (مومن رکوع ۶) کہ ہم اپنے رسولوں اور مومنوں کی اس دنیا میں بھی مدد کرتے ہیں۔ اور آخرت میں بھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کامیابی و کامرانی تو ظاہر و باہر ہے۔ اور مخالفین اپنی ساری کوششوں کے باوجود ناکام رہے۔ مگر پھر بھی آپ کی مخالفت اور لوگوں کو دینِ متین سے روکنے کے لئے ہزاروں قسم کے اعتراضات کئے جاتے ہیں اگر اعتراضات معقولیت کا رنگ رکھتے ہوں تب بھی کوئی بات ہے۔ اُن کی بنیاد قرآن مجید یا زمودہ رسول پر ہو۔ تب بھی کچھ قابلِ توجہ چیز ہے۔ مگر یہاں تو باوا آدم ہی نرالا ہے۔ خود ساختہ معیاروں کی بنا پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پرکھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ جن کا قرآن مجید و احادیث صحیحہ میں کوئی نشان تک نہیں ملتا۔ نہیں بلکہ صریحاً قرآن مجید احادیث اور عقلِ سلیم کے خلاف عقائد بنا لئے جاتے ہیں۔ اور پھر اُن کو ہر مجلس اور ہر تقریر میں بیان کر کے یہ کوشش کی جاتی ہے۔ کہ کسی طرح مسیح موعودؑ کی صداقت کو دنیا کی نظر سے پوشیدہ اور مشتبہ بنا دیا جائے۔ اور ان اعتراضات کو اتنی ہوا دی جاتی ہے۔ کہ تقریباً ہر مرد اور ہر مخالف اور ہر واعظ اپنی تقریر میں ان سے بیان کرنا نہایت ضروری سمجھتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت میں مخالفین اکثر یہ اعتراض پیش کرتے ہیں۔ کہ نبی کسی سے تعلیم حاصل نہیں کرتا۔ لیکن مرزا صاحب کو خود مسلم ہے۔ کہ انہوں نے چند کتب فارسی اور منطق کی بعض اساتذہ سے پڑھیں۔ تو اس لئے انہیں حق نہیں رہا۔ کہ تم بحیثیت نبی انہیں دنیا کے سامنے پیش کرو۔ یہ سوال سینکڑوں بار ہی پیش ہوا۔ اور سینکڑوں بار ہی اس کے جواب دیئے گئے۔ لیکن چونکہ وہ لوگ اسے بار بار دہراتے رہتے ہیں۔ اس لئے ہمیں بھی اسے بار بار پیش کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ تا ایسا نہ ہو کہ کوئی ایک بھی وجود اس دھوکہ میں آکر حضرت مسیح موعودؑ کی شناخت سے محروم رہ جائے۔

سند پیش کی جائے

ہم معترضین سے پوچھتے ہیں۔ کہ یہ معیار تم نے کہاں سے اخذ کیا۔ قرآن مجید اور احادیث صحیحہ میں کس جگہ یہ بیان کیا گیا ہے کہ نبی کے لئے کسی سے تعلیم حاصل کرنا اُس کی نبوت کے منافی ہے۔ یہ تمہارا دعویٰ ہے جو بے دلیل ہے۔ جب تم نے ایک دعویٰ پیش کیا۔ تو اس کی دلیل بھی مہیا کرو۔ قرآن مجید تمہاری تائید میں نہیں احادیث صحیحہ تمہارا ساتھ دینے سے انکاری ہیں۔ تو پھر تم صرف اپنے دماغ سے ایک معیار گھڑ کر اُسے دنیا کے سامنے پیش کرنے میں کہاں تک حق بجانب ہو۔ آخر یہ دین کا معاملہ ہے۔ اور سنجیدگی اور متانت سے غور کے لائق ہے۔ یہ "مخالفت برائے مخالفت" کے نظریہ سے اسے پیش کرنا دیانت داری کے خلاف ہے اور یہ حقیقت چمکتے ہوئے سورج کی طرح واضح ہے۔ کہ ہمارے مخالفین قرآن مجید سے کوئی دلیل اپنی تائید میں پیش نہیں کر سکتے تو سمجھنے والوں کے لئے اتنا امر ہی کافی ہے۔

نبی کے متعلق غلط تصوّر

حقیقت الامر تو یہ ہے کہ اگر مخالفین جان بوجھ کر اور شرارت سے ایسے اعتراض نہ کر رہے ہوں۔ تو پھر ان اعتراضات کے پیدا ہونے کی وجہ یہ ہے۔ کہ لوگوں نے نبی اور رسول" کے متعلق ایک غلط تصور قائم کیا ہوا ہوتا ہے۔ وہ اُسے قریب قریب الوہیت کا مقام دیئے ہوتے ہیں وہ اسے مافوق البشر ہستی سمجھ رہے ہوتے ہیں۔ وہ لوگ اُس سے ایسی توقعات رکھے ہوئے ہوتے ہیں۔ جو خاصہ الوہیت ہوتی ہیں۔ وہ یوں سمجھتے ہیں۔ کہ نبی بشریت کے دائرہ سے نکل کر ہی نبی کہلا سکتا ہے۔ اور کسی نبی کا دائرۂ بشریت کے [illegible] ہی اُن کے لئے نبی کے انکار کا ایک بہت بڑا باعث بن جاتا ہے۔ یہ ایک بہت بڑی غلطی ہے جس کا ہمیشہ ہی مخالفین و منکرین انبیاء شکار رہے ہیں۔ اور یہی غلط تصور اُن کی بربادی اور ہلاکت کا باعث بنا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ ہی انبیاء علیہم السلام کو جامہ بشریت میں انسانی رشد و ہدایت کے لئے بھیجا۔ انہوں نے اپنی قوم میں رہ کر ہی اپنی زندگی کے دن گذارے۔ انہیں کی طرح حوائجِ بشریہ سے دوچار رہے۔ گرمی اور سردی حدت اور تمازت اور موسموں کے تغیر سے وہ اُن پر بھی اُسی طرح اثر انداز ہوئے جس طرح کہ دوسرے لوگوں پر۔ اُنہوں نے بھی اُسی طرح اپنی قوم کی زبان سیکھی۔ جس طرح دوسرے لوگ۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ذکر ہے۔ وما ارسلنا رسولاً الا بلسان قومہ کہ وہ اپنی قوم کی زبان اسی طرح اپنی قوم میں رہ کر سیکھتے رہے۔ یہی وجہ ہوتی تھی۔ کہ جب وہ انبیاء علیہم السلام دعویٰ نبوت کرتے۔ تو اس غلط اعتقاد کی بنا پر جو فاسد خیالات رکھنے والوں پر مستولی ہوتے۔ وہ انبیاء کی نبوت کا انکار کر دیتے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بیسیوں جگہ پر مخالفین کے ایسے تصورات کا ذکر فرمایا ہے۔

حضرت نوح علیہ السلام کے منکر سرداروں نے یہی اعتراض کیا۔

(۱) فقال الملؤا الذین کفروا من قومہ ما ھذا الا بشر مثلکم (مومنون رکوع ۲)

حضرت نوح کی قوم کے انکار کرنے والے سرداروں نے کہا۔ تو یہ شخص تو تمہاری مانند ایک بشر ہے گویا اُن کے نزدیک نبی کوئی مافوق البشر حیثیت رکھتا تھا۔

(۲) پھر انہیں سرداروں نے کہا۔ "ولو شاء اللہ لانزل ملٰئکۃ" (مومنون رکوع ۲)

یعنی اُن کے نزدیک نبی کے ساتھ ایسے فرشتوں کا ہونا بھی ضروری تھا جن کو وہ دیکھ لیتے۔ اور چونکہ انہیں ظاہراً فرشتے نظر نہ آتے تھے۔ تو اس لئے وہ اپنے خود ساختہ تصور کی بنا پر ہدایت سے محروم رہ گئے۔

(۳) حضرت نوح علیہ السلام کے بعد مبعوث ہونے والے رسول سے بھی وہی توقعات وابستہ تھیں اُنہوں نے نبی کا تصور اور بھی زیادہ غلط قائم کیا ہوا تھا۔ چنانچہ انہوں نے کہا۔

"ما ھذا الا بشر" مثلکم یاکل مما تاکلون منہ ویشرب مما تشربون (سورہ مومنون رکوع ۳)

یہ نبی تمہارے ہی جیسا انسان ہے۔ جن چیزوں سے تم کھاتے ہو۔ انہیں سے یہ کھاتا ہے۔ اور جن ذخیروں سے تم لیتے ہو انہیں سے یہ لیتا ہے۔ گویا ان کے نزدیک نبی کے لئے ضروری تھا کہ اس کا اکل و شرب اور اس کی ضروریات عام انسانوں کی ضروریات سے مختلف ہو۔ اور جب انہوں نے اس نظریہ کو دل میں جگہ دے رکھی تھی۔ تو وقت کے نبی کے انکار کی وجہ یہی ان کا غلط نظریہ ہے۔

(۴) پھر ہم دیکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے مخالفین نے بھی نبی موعود کے متعلق ایسے غلط تصور قائم کر رکھے تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے کفار کے اعتراضات کو یوں بیان فرمایا ہے۔

"وقالوا مال ھذا الرسول یاکل الطعام ویمشی فی الاسواق لولا انزل الیہ ملک فیکون معہ نذیراً او یلقی الیہ کنز او تکون لہ جنۃ یاکل منھا۔" (فرقان ع ۱)

اور انہوں نے کہہ دیا۔ کیا ہے اس رسول کو یعنی یہ عجیب قسم کا رسول ہے۔ جو کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا ہے۔ اور اس کے ساتھ ڈرانے والا فرشتہ کیوں نہیں۔ یا اس کے پاس خزانہ ہوتا۔ یا اس کا کوئی باغ ہوتا۔ جس سے کھاتا۔

یہ آیہ کریمہ روزِ روشن کی طرح کفارِ عرب کے اس غلط تصور کو عیاں کر دیتی ہے۔ جو نبی کے متعلق انہوں نے قائم کر رکھا تھا۔ اُن کے نزدیک

(۱) نبی کھانے پینے کے بغیر زندہ رہنا چاہیئے۔

(۲) بازاروں میں چلنا پھرنا نبوت کے منافی ہے۔

(۳) نبی کے ساتھ ڈرانے والے فرشتے کا ظاہری شکل میں ظہور ضروری ہے۔

(۴) نبی کے لئے دولتمند اور خزانوں کا مالک ہونا ضروری ہے۔

(۵) کم از کم نبی کے پاس باغ ہونا تو بہت ضروری ہے۔

اب غور سے دیکھا جائے۔ تو سارے مطالبات اور تصورات ایسے ہیں۔ جن کا نفسِ نبوت سے کوئی بھی تعلق نہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے بھی رسول آچکے تھے۔ اُن کی زندگیاں اُن کے سامنے تھیں۔ لیکن اس کے باوجود نبی کے متعلق جو غلط نظریہ انہوں نے قائم کیا تھا۔ وہ الوہیت کا مقام دینے والا تھا۔

اس سے واضح ہوتا ہے۔ کہ کسی نبی اور مصلح روحانی کے انکار میں بہت حد تک دخل ان غلط افکار و تصورات کا ہوتا ہے۔ جو قوم میں پھیلے ہوتے ہیں۔ اور جن کے لئے ان کے پاس کوئی بھی دلیل نہیں ہوتی۔ بالکل اسی طرح جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے۔ تو قوم کے رہنماؤں نے قوم کے دل میں آنے والے موعود کے متعلق ایسے غلط تصور بٹھا رکھے تھے جو بالکل بیہودہ اور بے معنی تھے۔ اور جن کا نفس نبوت سے کوئی بھی تعلق نہیں۔ انہیں میں سے ایک یہ خیال بھی ہے۔ کہ نبی کسی سے دنیاوی تعلیم حاصل نہیں کرتا۔ جس کے لئے کوئی سند نہیں۔ اور یہ نتیجہ ہے اس غلط تصور کا۔ جو نبی کے متعلق لوگوں کے ذہن میں پیدا کیا گیا ہے۔ پس تحقیق کنندہ کے لئے اس امر پر غور کرنا ضروری ہے۔ کہ یہ ایک غلط تصور ہے۔ جو نبی کی ذات سے متعلق کیا جا رہا ہے۔

ایسا نہ ہو۔ کہ جس طرح پہلے لوگ غلط تصورات کی بنا پر خدا کے فرستادوں کو قبول کرنے سے محروم رہ گئے۔ وہ بھی محروم رہے۔

نبی کا تعلیم حاصل کرنا ہتک نہیں

جب اسلام ہی الوہیت اور بشریت میں نمایاں فرق کر کے دکھلا رہا ہے۔ اور ہم یہ بھی دیکھتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ کو اپنی الوہیت کی سب سے زیادہ غیرت ہے۔ تو پھر اگر ہم انبیاء کو بشر تسلیم کریں۔ اور ان میں لوازمات بشریت پائے جائیں۔ تو یہ ان کی نبوت کی تردید کیونکر ہوئی۔ ہاں اتنا ضرور ہوا۔ کہ یہ ان کی بشریت کی تائید ہوئی۔ پس جب ہمارے نزدیک ایک نبی کے کھانے اور پینے سے ایک نبی کے بازاروں میں چلنے اور پھرنے سے۔ ایک نبی کے غریب اور نادار ہونے سے ایک نبی کے مخالفوں سے استہزاء کرانے کے باوجود اس نبی کی نبوت میں فرق نہیں آتا۔ تو پھر اس نبی کا اپنی قوم سے زبان سیکھنا۔ اپنی قوم سے کام سیکھنا۔ اور اپنی قوم سے بعض باتیں سیکھنا کس طرح موجب الزام ہو سکتا ہے۔ ایک نبی بھی ماں باپ کے ہاں جنم لیتا ہے۔ اسکی زندگی کے بقاء کے لئے بھی ان تمام لوازمات کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو دوسرے بچوں کے لئے۔ اس کا جسم بھی سردی گرمی سے متاثر ہوتا ہے۔ اور اس کا دماغ بھی ماحول کے اثرات کو قبول کرتا ہے۔ وہ بھی اپنے ماں باپ اور ہم قوم لوگوں کی زبان سیکھتا ہے۔ گویا دنیاوی اثرات میں دوسرے لوگوں کی طرح ہی اثرات قبول کرتا ہے۔ اور یہ اسکی توہین اور ذلت نہیں۔ بلکہ یہ خاصہ بشریت ہی۔ اور جب تک ایک نبی بشریت کے دائرہ میں ہے۔ قانون قدرت کا اطلاق اس پر ضرور ہوگا۔ ماحول کے اثرات اس پر اثر انداز ہوں گے۔ اور یہ چیزیں نبی کی نبوت سے غیر متعلق نہیں۔ کیونکہ نبوت اس کو بشریت سے جدا نہیں کرتی۔ اور جب نبوت اسے بشریت سے جدا نہیں کرتی۔ تو پھر بشریت کی وجہ سے اس کا لوازمات بشریت کو اختیار کرنا باعث توہین نہیں۔ پس ہر بچہ دنیاوی لحاظ سے اپنے ماں باپ۔ ماحول اور اپنے گرد و نواح کے اثرات کو قبول کر کے ان سے متاثر ہوتا ہے۔ کھانا اور پینا سیکھتا ہے۔ بولنا اور باتیں کرنا سیکھتا ہے۔ چلنا اور پھرنا سیکھتا ہے۔ اور پڑھنا اور لکھنا سیکھتا ہے۔ عقل اور دانائی سیکھتا ہے۔ کیونکہ یہ سب چیزیں لازمہ بشریت ہیں۔ اور نبی کا بحیثیت ایک بشر ہونے کے ان چیزوں سے اثرات قبول نہ کرنا قانون قدرت کے خلاف ہے۔ پس ان چیزوں کا ان لوگوں سے سیکھنا نبی کے لئے بھی باعث توہین نہیں۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ ہر نبی نے عام انسانوں کی طرح ابتدائی ایام گذارے اور اپنی زندگی کی بقاء کے لئے وہ بھی انہی چیزوں کے محتاج ہوئے۔ جن کے لئے ان کے غیر۔

روحانی علوم میں نبی کا ظاہری استاد کوئی نہیں ہوتا

ہاں یہ ضرور ہے۔ کہ نبی اپنے زمانہ کا سب سے زیادہ کامل روحانی انسان ہوتا ہے۔ اس لئے روحانیت اور نبوت میں اس کے زمانہ میں اس سے اور کوئی بڑھا ہوا نہیں ہوتا۔ کیونکہ یہ امر اس کے مقام رسالت میں ایک نقص ہوتا۔ نبی اس امر کا مدعی نہیں کہ وہ سب سے بڑھ کر آرٹ کا ماہر ہے۔ وہ سب سے بڑھ کر پینٹر ہے۔ وہ سب سے بڑھ کر خوشنویس ہے۔ بلکہ وہ اس امر کا مدعی ہوتا ہے۔ کہ اس زمانہ کی نجات اس کے ماننے کے ساتھ وابستہ ہوتی ہے۔ اور روحانیت کا سب سے بلند اور اعلیٰ مرتبہ اسے دیا جاتا ہے۔ جس میں اس زمانہ کا کوئی اور انسان اس سے بڑھ کر نہیں۔ ورنہ وہ شخص نبی ہوتا جو اس سے بڑھ کر ہے۔ نبی روحانیت کے پھیلانے کا ذریعہ ہوتے ہیں۔ وہ لوگوں کو صرف لغت کی تعلیم دینے نہیں آتے۔ وہ لوگوں کو صرف دنیاوی ہنر سکھانے کے لئے نہیں آتے۔ بلکہ وہ خدا کے بھولے ہوئے گمراہ روحوں کو خدا سے ملانے کے لئے آتے ہیں۔ اور اس مقام میں اس زمانہ کا انسان ان سے بڑھ کر نہیں ہوتا۔ جس سے وہ فیضان روحانیت کا اکتساب کریں۔ پس ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ نبی کا روحانیت میں اپنے زمانہ میں کوئی استاد نہیں ہوتا۔ اور اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔

دگر استاد را نامے ندانم
کہ خواندم در دبستان محمدؐ

حضرت مسیح موعودؑ کا اپنے زمانہ میں کوئی روحانی استاد نہ تھا

ہم اس امر پر یقین اور بصیرت سے قائم ہیں۔ کہ اس زمانہ میں ساری دنیا کے لئے حضرت مسیح موعودؑ روحانی استاد ہیں۔ اور اپنے زمانہ میں آپ کا روحانی استاد کوئی نہ تھا۔ اور آپ نے اپنے روحانیت کے مقام کو اتباع رسولؐ میں اپنے خدا سے پایا۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود فرمایا:۔

"یقیناً سمجھو کہ نازل ہونے والا ابن مریم یہی ہے جس نے عیسیٰ ابن مریم کی طرح اپنے زمانہ میں کسی ایسے شیخ والد روحانی کو نہ پایا۔ جو اسکی روحانی پیدائش کا موجب ٹھیرتا۔ تب خدا تعالیٰ خود اس کا متولی ہوا۔ اور اس اپنے بندہ کا نام ابن مریم رکھا۔ اس نے مخلوق میں اپنی روحانی والدہ کا تو منہ دیکھا۔ جس کے ذریعہ اس نے قالب اسلام کا پایا۔ لیکن حقیقت اسلام کی اسکو بغیر انسانوں کے ذریعہ کے حاصل ہوئی" (ازالہ اوہام صفحہ ۲۶۹)

حضرت موسیٰؑ کی نبوت سے انکار کردو

اے ہمارے مخالف بھائیو۔ اگر تم مسیح موعودؑ کو اس لئے نہیں مانتے کہ آپ نے چند فارسی کتب کسی استاد سے پڑھیں۔ اور ایسی تعلیم تمہارے نزدیک منافیٔ نبوت ہے۔ تو تمہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت سے بھی انکار کرنا پڑے گا۔ قرآن مجید میں صاف طور پر حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضرؑ کا ذکر مذکور ہے۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ان سے علم حاصل کرنا محکمات سے ہے۔

"وقال لہ موسیٰ ھل اتبعک علیٰ ان تعلمن مما علمت رشدًا"
(سورہ کہف رکوع ۹)

موسیٰؑ نے کہا کیا میں تیری پیروی کروں۔ کہ تو مجھے وہ رشد سکھائے جو تجھے سکھائی گئی۔

حضرت اسماعیلؑ کا عربی پڑھنا

صحیح بخاری میں صاف طور پر لکھا ہے کہ قبیلہ جرہم کے لوگ اس جگہ آ کر آباد ہوئے۔ جہاں کہ حضرت اسماعیل اور ان کی والدہ تھیں۔

"حتیٰ اذا کان بھا اھل ابیات منھم وشب الغلام وتعلم العربیۃ منھم و اعجبھم حین شب" (تجرید البخاری جلد ۲ صفحہ ۱۳۷)

"قبیلہ جرہم کے کچھ لوگ آب زمزم پر آباد ہو گئے۔ حضرت اسماعیل ان میں جوان ہوئے۔ اور انہوں نے ان سے ہی عربی سیکھی۔ وہ ان لوگوں کو بہت مرغوب خاطر تھے۔"

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت اسماعیلؑ نے قبیلہ جرہم سے عربی سیکھی۔ انصاف کا تقاضا تو یہی ہے۔ کہ اب یا تو احرار اور ان کے ہمنوا حضرت اسماعیلؑ کی نبوت سے بھی انکار کر دیں۔ اور یا اپنے اس بیہودہ اور بے سند عقیدہ سے باز آ جائیں۔

اے ہمارے بھولے بھٹکے بھائیو! آؤ اور اب بھی غور کرو۔ خدا تعالیٰ کی رحمت کے دروازے ہر وقت کھلے ہیں۔ مگر کوئی داخل ہونا تو چاہے۔ خدا کی دین آج بھی ایسی ہے۔ مگر کوئی لینے والا تو بنے۔ آج خدا تعالےٰ کا فضل پھر دنیا پر ظاہر ہو رہا ہے۔ خدا کے نبی روز روز دنیا میں نہیں آیا کرتے۔ پس غور کرو۔ خدارا تدبر سے کام لو۔ اتنا تو غور کرو۔ کہ آیا آنے والے مسیح موعود کے ساتھ نبیوں والا سلوک ہوا یا نہیں۔ کیا اس پر وہی اعتراض ہوئے یا نہیں جو پہلوں پر کئے گئے۔ کیا اسکی جماعت کو اسی طرح ستایا گیا یا نہیں۔ جیسے پہلے ستائے گئے۔ کیا خدا کی تائید اور نصرت اس کو حاصل ہوئی یا نہیں کیا اسکی اسی وقت کی کہی ہوئی باتیں جبکہ وہ اکیلا تھا۔ آج سچی ثابت ہوئیں یا نہیں۔ پھر کیا تم اتنے ہی دلیر ہو۔ کہ خدا کی آواز کی پروا نہ کرو گے۔ کیا تمہارے اعمال اتنے ہی پاکیزہ ہیں۔ کہ ایک نبی کے انکار کے باوجود وہ قائم رہیں گے۔ ہمارے دوستو! آؤ اور خدارا ہمارے ساتھ بیٹھ کر غور کرو۔ وقت کا تقاضا تھا۔ زمین پاپ اور دکھ سے بھرپور ہو چکی تھی۔ اسلام ایک مظلوم اور بے کس کی طرح کسی کا چشم براہ تھا۔ تم بھی منتظر تھے۔ زمانہ بھی منتظر تھا۔ یہ وہی امام اور مسیح ہے۔ جس کی انتظار میں کہا جاتا تھا۔ ؎

آنے والے آ! زمانے کی امامت کے لئے
مضطرب ہیں تیرے شیدائی زیارت کے لئے

(زمیندار ۹ر مارچ ۲۵ء)

اور "ممالک اسلامیہ کے سفر میں جتنے مشائخ اور علماء سے ملاقات ہوئی۔ میں نے ان کو امام مہدی کا بیتابی سے منتظر پایا۔ شیخ سنوسی کے ایک خلیفہ سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے تو یہاں تک کہہ دیا۔ کہ اسی ۱۳۳۰ھ میں ممدوح ظاہر ہو جاویں گے۔"

(اہلحدیث ۲۶ر جنوری ۱۹۱۲ء)

پس اے اعتراض کرنے والو! اعتراضات کرنے میں جلدی نہ کرو۔ یہ وہی موعود ہے جس کا تمہیں انتظار تھا۔ جو عین وقت پر آیا۔ اور تخم ریزی کر کے چلا گیا۔ اب کوئی مسیح آسمان سے نہ آئے گا۔ خدا را غور کرو۔ ؎

وقت تھا وقت مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اے بندگان خدا آپ لوگ جانتے ہیں کہ جب امساک باراں ہوتا ہے۔ اور ایک مدت تک مینہ نہیں برستا تو اس کا آخری نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ کنوئیں بھی خشک ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ پس جس طرح جسمانی طور پر آسمانی پانی بھی زمین میں جوش پیدا کرتا ہے۔ اسی طرح روحانی طور پر جو آسمانی پانی ہے یعنی خدا کی وحی وہی سفلی طاقتوں کو طاقت بخشتا ہے۔ سو یہ زمانہ بھی اس روحانی پانی کا محتاج تھا۔ میں اپنے دعویٰ کی نسبت اس قدر بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ میں عین ضرورت کے وقت خدا کی طرف سے بھیجا گیا ہوں۔ جبکہ اس زمانہ میں بہتوں نے یہود کا رنگ پکڑا۔ اور نہ صرف تقویٰ طہارت کو چھوڑا۔ بلکہ ان یہود کی طرح جو حضرت عیسیٰؑ کے وقت میں تھے۔ سچائی کے دشمن ہو گئے۔ تب بالمقابل خدا نے میرا نام مسیح رکھ دیا۔ نہ صرف یہ کہ میں اس زمانہ کے لوگوں کو اپنی طرف بلاتا ہوں۔ بلکہ خود زمانہ نے مجھے بلایا

"اجازت ہے"

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بیسیوں تحریک جدید کے مخلص مجاہدین جو تحریک جدید کے دفتر اول کے مالی جہاد میں نہ صرف خود حصہ لے رہے ہیں بلکہ وہ اپنے بعض مرحوم اقرباء کی طرف سے بھی حصہ لیتے آ رہے ہیں۔ ایک حصہ ایسے احباب اکرام کا بھی ہے کہ ان کے جو اقرباء اپنی زندگی میں حصہ لے رہے تھے۔ ان کی وفات کے بعد ان کی نیک اولاد نے بھی اپنے مرحوم والد یا والدہ وغیرہ کے چندہ تحریک جدید کو جاری رکھا اور وہ جس قدر اپنی زندگی میں دے رہے تھے اسی پر وہ اضافہ کر کے دیتے جا رہے ہیں تاکہ ان کی وفات کے بعد بھی ان کا یہ صدقہ جاریہ جاری رہ کر ثواب کا موجب رہے۔ نیز ایک حصہ ایسے مخلصین کا بھی ہے جو اپنے اقرباء کی طرف سے دینے کے علاوہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے بھی شروع تحریک سے دیتے آ رہے ہیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ تو اپنی طرف سے۔ اپنے ہر سہ حرم مرحومین۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم و حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور دس نادار احمدیوں اور ان روحوں کی طرف سے جو صدر رفت کے لئے تڑپ رہی ہیں دے رہے ہیں۔۔۔ تحریک جدید کا مالی جہاد ایسا مستقل صدقہ جاریہ ہے کہ ہر احمدی جو اس جہاد میں حصہ لے رہا ہے۔ وہ اپنے مرنے کے بعد بھی قیامت تک ثواب حاصل کرتا رہے گا۔ کیونکہ تحریک جدید میں جو حصہ لیتے ہیں۔ ان کے روپیہ سے بیرونی ممالک میں اشاعت اسلام اور اشاعت احمدیت کا ایک وسیع جال بچھایا جا رہا ہے۔ اس سے جو لوگ اور عجب عجب اسلام اور احمدیت میں شامل ہوں گے اس تحریک میں حصہ لینے والوں کو ثواب ملتا رہے گا۔ اسلئے دفتر اول کے مجاہدوں کو معلوم ہو جائے کہ وہ اب بھی اپنے اقرباء کی طرف سے دفتر اول میں چندہ دے کر اپنے ساتھ شامل کر سکتے ہیں۔ چنانچہ ایک دوست جو نہ صرف خود شامل ہیں بلکہ ان کا اہل و عیال بھی شروع تحریک سے حصہ لیتا رہا ہے انہوں نے اب حضور ایدہ اللہ کے حضور درخواست کی کہ میں اپنے والد صاحب مرحوم کی طرف سے انیس سال کا چندہ تحریک جدید ادا کرنا چاہتا ہوں میرا سارا خاندان دفتر اول میں ہی شامل ہے۔ لہذا مجھے اپنے مرحوم باپ کی طرف سے دینے کی اجازت فرمائیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس پر اپنے قلم مبارک سے رقم فرمایا۔ کہ "اجازت ہے"۔ اس نوٹ کے ذریعہ دفتر اول کے ذریعہ دفتر اول کے مجاہدین سے گزارش ہے کہ اپنے مرحوم اقرباء کی طرف سے اب چندہ تحریک جدید دے کر اپنے ساتھ شامل کریں۔ اور اس طرح اپنے مرحوم اقرباء کو ثواب پہنچا سکتے ہیں۔ ان کے لئے یہ نہایت نادر موقعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے آمین

(وکیل المال تحریک جدید)

الفضل کے خریداران

کی خدمت میں بار بار عرض کیا جا رہا ہے کہ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوانے میں فائدہ ہے۔

(۱) وی۔ پی کا خرچ بچ جاتا ہے۔ (۲) ڈاکخانہ میں فارم ضائع ہو جانے پر چار آنہ فیس ادا کر کے رقم کے لئے بعض دفعہ برسوں کوشش کرنی پڑتی ہے (۳) الفضل اس عرصہ کئی بار خریدار کو نہیں ملتا۔ روک لیا جاتا ہے۔ (۴) جن احباب نے اس وقت تک اس طرف توجہ نہیں فرمائی۔ اُن کو پھر تاکید کی جاتی ہے۔ کہ رقم ختم ہونے سے کم از کم دس دن قبل رقم دفتر الفضل میں بذریعہ منی آرڈر پہنچا دیں ورنہ تا وصولی قیمت اخبار روک لیا جائے گا۔

(مینیجر)

اکسیر شباب

مردمی کمزوری کو از سر نو بحال کرنے والی دوا۔ قیمت ۲۰ خوراک چھ روپے ۶/۰/۰

سرمہ ممیرا خاص

جملہ امراض چشم کا بے نظیر علاج قیمت فی تولہ تین روپے ۶ ماشہ عہ ۳ ماشہ ۱۵؍

زوجہ جام عشق

طاقت کی بہترین دوائی خالص اور اعلیٰ اجزاء سے تیار کردہ قیمت سا ٹھ گولیاں بارہ روپے ۱۲/۰/۰

حبوب جوانی

مادہ حیوانیہ کو زیادہ کرتی ہے اکسیر شباب کے ساتھ اس کا استعمال بہت ہی مفید ہے قیمت ۴/۰

دوائی فضل الٰہی

اولاد نرینہ کی بہترین دوائی قیمت مکمل کورس ۱۶/- روپے

تریاق سل

سل و دق کے مادہ کو دور کرنے کے لئے بہترین مفید ہے قیمت مکمل کورس ۵/۱۲/۰ روپیہ

شافی کُن

ملیریا کی بہترین دوائی قیمت سو قرص ایک روپیہ آٹھ آنہ ۱/۸/۰

حبوب شفائی

پرانے ملیریا کیلئے تلی اور جگر کیلئے مفید دوائی قیمت پچاس گولیاں ۲/۰/۰ روپیہ

ملنے کا پتہ :۔ دواخانہ خدمت خلق ربوہ ضلع جھنگ پاکستان

حب مراق

معدہ و جگر کی پرانی کمزوری کا قبض نفخ۔ تبخیر و غیرہ کے لئے ازحد مفید ہے۔ قیمت خوراک ایکماہ پانچ روپے

سرمہ نور (رجسٹرڈ)

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ

جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ثابت ہو چکا ہے ہمیشہ خریدتے وقت اچھی طرح غور سے شفاخانہ رفیق حیات کا لیبل پڑھ لیا کریں!

حب مروارید

ضعف دل۔ کمی خون اعصاب رئیسہ کی کمزوری دور کر کے خون کثرت سے پیدا کرتی ہے قیمت پانچ روپے

حب فولادی

اعصابی دردیں۔ کمی خون اور ہر قسم کی کمزوری دور ہو کر طبیعت بشاش بشاش رہتی ہے۔ فی شیشی تین روپے

حب اکسیر

کثرت احتلام و جریان دور کر کے طاقت کو دوبارہ پیدا کر دیتی ہے مکمل کورس چار روپے

اکسیر اٹھرا

حمل گر جاتا ہو بچے پیدا ہو کر مر جاتے ہوں اس کا استعمال ازحد مفید ہے۔ قیمت مکمل کورس بیس روپے فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنہ

زوجام عشق

مردانہ طاقت کیلئے تریاق ہے امراء کے لئے نادر تحفہ مکمل کورس سولہ روپے

اکسیر بواسیر

ان گولیوں کے استعمال کے بعد خدا کے فضل و کرم سے خونی بواسیر کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور قبض بھی نہیں رہتی قیمت پانچ روپے

طاقت کی گولی

ناطاقتی، پٹھوں کی کمزوری دور کر کے مردانہ زور طاقتور بنا کر صاحب اولاد بنا دیتی ہے قیمت فی شیشی خوراک یکماہ پانچ روپے اس کے ہمراہ روغن عنبری کا استعمال سونے پر سہاگہ ہے

روغن عنبری

بیرونی مالش سے بے حس پٹھے طاقتور ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی شیشی دو روپے

کشتہ فولاد

چند خوراکوں کا استعمال چہرہ کو بارونق بنا کر خون صالح پیدا کرتا ہے ضعف جگر دور کر کے معدہ کو طاقتور بناتا ہے۔ فی تولہ پانچ روپے

اشتہارات دیا ملنے کا پتہ :۔ شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ ٹرنک بازار سیالکوٹ

ربوہ میں تعمیر

ربوہ کی پاک سرزمین پر عمارات تعمیر کرانے کیلئے ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیں

شرافت کنسٹرکشن کمپنی

معرفت

اکرام الدین ٹھیکیدار

چناب آئرن سٹور۔ ربوہ

تبلیغ کی آسان راہ

آپ جن اُردو یا انگریزی دان لوگوں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہیں۔ ان کا پتہ ہم کو خوشخط روانہ کریں ہم ان کو لٹریچر روانہ کر دیں گے

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

ہمارے مشتہرین کو آرڈر دیتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں

آرام دہ سفر

لاہور سے سیالکوٹ کے لئے جی۔ ٹی بس سروس لمیٹڈ کی آرام دہ نئی ڈیزائن کی بسوں میں سفر کریں جو کہ اڈہ سرائے سلطان اور لوہاری دروازہ سے مقررہ وقت پر چلتی ہیں۔ آخری بس سیالکوٹ کیلئے ۵-۳۰ بجے شام چلتی ہے

چوہدری سرداز خان مینیجر جی۔ ٹی بس سروس لمیٹڈ سرائے سلطان لاہور

نونہال قاتل اٹھرا۔ حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے ہوں فی شیشی ۲/۸ روپے مکمل کورس ۲۵ روپے دواخانہ نور الدین جودھامل بلڈنگ لاہور

جنرل میک آرتھر کو جاپانی شہریت کے حقوق دیئے جائیں گے

ٹوکیو ۱۹ اپریل۔ جاپان کی حکومت جنرل میک آرتھر کو ان کی خدمات کے شکریہ کے طور پر جو انہوں نے جاپان کی طرف سے جاپانی عوام اور جاپانی جمہوریت کی ادا کی ہیں۔ جاپانی شہریت کے حقوق دینے کے لئے ایک انوکھا قانون وضع کرنے والی ہے۔ جاپان کی تاریخ میں اب تک کسی کو یہ اعزاز نہیں دیا گیا ہے۔

کابینہ کے چیف سیکرٹری نے کہا کہ یہ اعزاز کسی تحفہ یا رسمی خطاب اور دوسرے اعزازات سے زیادہ موزوں ہوگا۔

چیف سیکرٹری نے کہا کہ حکومت کا ارادہ جنرل میک آرتھر کا کوئی مجسمہ یا یادگار قائم کرنے کا نہیں ہے۔ لیکن حکومت اس کی حوصلہ افزائی کرے گی کہ عوام خود بخود ایسا کریں۔

امریکہ کی اطلاعات مظہر ہیں کہ فوجی پریڈ کے منصوبوں کو عوامی حمایت حاصل ہے جو اس بڑے سپاہی کی رخصتی تقریب کے موقعہ پر منعقد ہوگی۔ لیکن اب جنرل میک آرتھر کی برطرفی کی خبر نے جو ہلچل مچا دی تھی وہ بتدریج کم ہوتی جا رہی ہے اور خود عوام میں اس مسئلہ پر جو اختلاف پیدا ہوگئے تھے وہ خود بخود ختم ہوتے جا رہے ہیں۔ (اسٹار)

ہندوستان کے لئے گندم اکٹھی کرنیکی مہم

لیک سکسس ۱۹ اپریل۔ اقوام متحدہ نے ایک کمیٹی مقرر کی ہے جو ہندوستان کے لئے رضاکارانہ طور پر گندم جمع کرے گی۔ مسٹر ٹریگولی جنرل سیکرٹری نے حال ہی میں ایک منصوبہ کی منظوری دی تھی جس کے مطابق یہ کمیٹی بنائی گئی ہے۔ مسٹر لی نے بتایا تھا کہ بہت سے ممالک ہندوستان کی اناج کی خوفناک صورت حالات کے پیش نظر ہندوستان کی مدد کرنا چاہتے ہیں۔ کمیٹی نے ایک اپیل تیار کر کے تمام ممالک ارکان کو ارسال کی ہے جس میں اس امر کا اظہار کیا ہے کہ ہندوستان کی امداد کے لئے جو کوشش کی جا رہی ہے۔ تمام ممالک کو چاہیئے کہ وہ اس سلسلہ میں زیادہ سے زیادہ مدد کریں۔

اپیل میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ بین الاقوامی اطفال کی ہنگامی فنڈ کمیٹی نے اس امر کی پیشکش کی ہے کہ جس قدر گندم سستی قیمت پر ملے گی وہ خرید لے گی۔

جنرل میکارتھر کی برطرفی پر تبصرہ

لنڈن ۱۹ اپریل۔ روسی اخبار "پراودا" نے ایک مقالہ سپرد قلم کیا ہے جس میں اس نے لکھا ہے کہ جنرل ڈگلس میکارتھر کو مشرق الاقصیٰ کی فوجی کمان سے علیحدہ کر دینا اس امر کی دلیل ہے کہ کسی جارحانہ پالیسی پر امریکیوں میں شدید اختلافات پیدا ہو گیا ہے۔ کوریا میں امریکی فوجوں کو جو ناکامی ہوئی ہے اس کا نتیجہ ہے کہ جنرل میکارتھر کو برطرف کر دیا گیا ہے۔

چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے لنڈن روانہ ہونے کا پروگرام منسوخ کر دیا

لنڈن ۱۹ اپریل۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ پاکستان کو بعض وجوہ کی بنا پر اپنا سفر کا دورہ ملتوی کرنا پڑا۔ پاکستان ہائی کمشنر کے دفتر کے ایک افسر نے بتایا کہ وہ یہ نہیں بتا سکتے کہ انہوں نے کن وجوہ کی بنا پر اپنا سفر کا دورہ ملتوی کیا ہے۔

وزیر خارجہ پاکستان نے جمعہ کو نیویارک سے لنڈن پہنچنا تھا۔ اب اطلاع ملی ہے کہ آپ جمعہ کو تشریف نہیں لا رہے۔ ابھی یہ بھی معلوم نہیں ہوا کہ آپ کب تشریف لائیں گے۔

پاکستان کے سیکرٹری جنرل مسٹر محمد علی اور آفتاب احمد خان آف وزارت امور کشمیر نے بھی اپنا سفر ملتوی کر دیا ہے۔ چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں کے اس التواء سفر سے پاکستانی ہائی کمشنر کے دفتر میں کسی قسم کی حیرانی کا اظہار نہیں کیا جا رہا۔

اسرائیل کی سرحد پر تصادم

بیت المقدس ۱۹ اپریل۔ آج سرکاری طور پر اس امر کا اعلان کیا گیا ہے کہ اسرائیل اور شرق اردن کی سرحد پر ایک تصادم میں ایک عرب چرواہا ہلاک اور ایک سخت زخمی ہوا۔

ایک کمیٹی سڑکوں کے ناموں کے مسئلہ پر غور کریگی

لاہور ۱۸ اپریل۔ لاہور کارپوریشن نے سات افراد پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر کر دی ہے جو آنا چیبار بخت کی سڑکوں کے ناموں کو تبدیل کرنے کے متعلق سفارشات پر غور کرے گی۔ کمیٹی سے اس امر کی درخواست کی گئی ہے کہ وہ دو ماہ کے اندر اندر اپنی رپورٹ پیش کرے تاکہ سڑکوں کے متعلق جلد از جلد فیصلہ کیا جائے۔

ضلع لاہور میں کھانڈ کے ڈپوؤں کے اوقات

لاہور ۱۹ اپریل۔ ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ ضلع لاہور میں کھانڈ کے ڈپوؤں کے اوقات کار موسم گرما میں صبح آٹھ بجے سے گیارہ بجے دن تک اور چار بجے شام سے سات بجے شام تک رہیں گے۔

کیا ایران کے داخلی مسائل میں مداخلت نہیں کی جائیگی؟

لنڈن ۱۹ اپریل۔ برطانیہ اور امریکہ کی حکومتیں ایرانی تیل کے چشموں کے متعلق باہمی تعاون سے غور و خوض کر رہی ہیں۔ ان دونوں مغربی طاقتوں نے اس کی کافی وضاحت کر دی ہے کہ اسوقت ان کے درمیان واشنگٹن میں جو بات چیت ہو رہی ہے۔ اس سے ایران کے داخلی مسائل میں کسی طرح کی مداخلت مقصود نہیں ہے۔ بلکہ ان کا تعلق محض تیل کی مراعات کے مخصوص سلسلہ سے ہے جس میں دونوں ملک گہری دلچسپی لے رہے ہیں۔

لیکن اس کے ساتھ ہی گمان کیا جاتا ہے کہ ایران کی موجودہ صورت حال سے عراق جو فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس پر دونوں ہی جگہ یعنی یہاں اور واشنگٹن میں توجہ کی جا رہی ہوگی۔

اسی اثناء میں ایرانی سفیر لنڈن کے یہاں جاری کردہ اس بیان کا کہ "ایران کا ارادہ کسی دوسرے ملک کو (برطانیہ کے سوا) تیل دینے کا نہیں ہے۔ نہ وہ برطانیہ کو اس کے استعمال سے محروم کرنا چاہتا ہے" یہاں گرمجوشی سے خیر مقدم کیا گیا ہے۔ اور اسے موجودہ دشواریوں کو حل کرنے میں مفید تصور کیا جا رہا ہے۔ (اسٹار)

شمالی کوریا کی پیشکردہ نئی شرائط پر تبصرہ

ایتھنز ۱۹ اپریل۔ اقوام متحدہ کے سکرٹری جنرل مسٹر ٹریگولی نے شرق وسطیٰ جاتے ہوئے کل یہاں کہا کہ وہ محسوس کرتے ہیں۔ کہ شمالی کوریا والوں نے جو نئی شرائط پیش کی ہیں انہوں نے گذشتہ دسمبر اور جنوری کی پیکن کی پیشکش میں کوئی خاص اضافہ نہیں کیا ہے۔ لیکن ان کے خیال میں یہ امکان اغلب ہے کہ مذاکرات کے ذریعہ جو اقوام متحدہ کا خاص کام ہے۔ امن برقرار رکھا جا سکیگا"

کوریا کی جنگ سے پہلے کے مقابلہ میں آج اقوام متحدہ اجتماعی تحفظ کے لئے بہت زیادہ طاقتور ہو گئی ہے۔ (اسٹار)

لنڈن ۱۹ اپریل۔ گذشتہ شب ٹڈیوں کے انسداد کی تحقیقات کے پانچ ماہرین ہوائی جہاز سے انگلستان سے ابادان کے تیل کے علاقہ کو روانہ ہو گئے ہیں۔ جہاں کہا جاتا ہے کہ ٹڈیوں کے انڈے ۱۰،۷۰۰ مربع میل میں پھیلے ہوئے ہیں۔ (اسٹار)

شام اور اسرائیل کے درمیان تنازعہ

لنڈن ۱۹ اپریل۔ کہا جاتا ہے کہ شامی اسرائیلی سرحد کے درمیانی علاقہ میں جہاں سے فوجوں کا انخلاء کرا لیا گیا ہے۔ حیفہ کے یہودی مطالبہ نے شامی اسرائیلی مخلوط صلح کمیشن کو دوبارہ بحال کرنے کی کوشش میں تعطل پیدا کر دیا ہے۔

اس کا مطالبہ اسوقت ہوا جب اقوام متحدہ کے قائمقام مبصر اعلیٰ نے کل سرحد کے حالیہ واقعات کے متعلق دوبارہ گفت و شنید شروع کرنے کے بارہ میں شامی وزیر اعظم نائب چیف آف اسٹاف اور دوسرے افسروں سے ملاقات کی۔

۱۴ اپریل سے صلح کمیشن کا کوئی اجلاس نہیں ہوا ہے کہا جاتا ہے کہ شامی وزیر اعظم نے یہودی مطالبہ کو نامنظور کر دیا ہے اور مذاکرات کی بحالی کے لئے شام کی شرائط پیش کر دی ہیں۔ متنازع علاقہ میں جنگ فوراً بند کی جائے۔ مسلح افواج فوراً علاقہ کو خالی کر دیں۔ انخلاء شدہ علاقہ میں وہی حالات بحال کر دیئے جائیں۔ جو حالیہ واقعات سے پہلے قائم تھے اور اقوام متحدہ کے مبصروں کو اس کا موقعہ دیا جائے کہ وہ اس علاقہ میں اپنے فرائض حسب دستور ادا کرتے رہیں۔ (اسٹار)

کوریا میں عارضی صلح کے افواہوں کی تردید

ٹوکیو ۱۹ اپریل۔ سفارتی حلقوں نے ان سنسنی خیز افواہوں کے متعلق علم سے انکار کیا ہے کہ کوریا میں عارضی صلح کے لئے اعلیٰ سطح پر خفیہ مذاکرات ہو رہے ہیں۔ ان افواہوں کا ذریعہ معلوم نہیں ہو سکا ہے۔

اقوام متحدہ نے باضابطہ طور پر شمالی کوریا کے ان ہوائی اڈوں پر بمباری شروع کر دی ہے۔ جنہیں اشتراکی اپنے متوقع بڑے جوابی حملہ میں مستقر کے طور پر استعمال کر سکتے ہیں۔ (اسٹار)